بعون صناع بیچون و مکان بفضل خلاق زمین و زمان
الحمد للہ کہ درین ایام نغمہ دلفریب دو دلکش بہارستان سخن نغمہ شیرین
چمنستان سخن مصنفہ جناب مرزا فدا علی صاحب عرف سخن صاحب سخن موسوم
گلشن سخن
سنہ ۱۲۷۲ھ
حسب فرمایش جناب نواب جعفر علی صاحب عرف پیارے صاحب و جناب سید مرتضی حسین صاحب
عرف پیارے صاحب تاجر کتب لکھنؤ بہ حسن تمام باہتمام سید محمد علی ملک
مطبع فیض احمدی لکھنؤ باغ میں کریم بخش کا چھپا

خیال اس چشم خشم آلود نا مشکل سے نکلے گا
یہ کانٹا جان لیکر اب ہمارے دل سے نکلے گا

تصور مرگ عاشق کا بڑی مشکل سے نکلے گا
یہ ایسا غم نہین ہے جو تمہارے دل سے نکلے گا

اگر صورت ملاؤ چاند سے اس حور پیکر کی
زیادہ حسن و خوبی مین مہ کامل سے نکلے گا

نظارہ رخ کا کرنے دو ذرا تم روک لو خنجر
یہی ارمان دم آخر دل بسمل سے نکلے گا

مثال ابر چھا جائے گا تیرے کوچہ مین ظالم
جو نالہ پُر اثر ہو ہو کے میرے دل سے نکلے گا

خیال نازکی آنکا ہے میری ہر رگ و پے مین
جگر [illegible] کے رکے گا جو نالہ دل سے نکلے گا

حسینان جہان غنچون سے بھی نازک زیادہ ہین
وہ گھبرا جائین گے فوراً جو نالہ دل سے نکلے گا

بڑے بے تیور ہین [illegible]
سوال وصل اب کیونکر لب سائل سے نکلے گا

یہان زخم سے اپنے صدا آتی ہے یہ پیہم
کہ نکلے گا جو مطلب خنجر قاتل سے نکلے گا

کوئی بے چین ہوکر متصل ناقہ کے تڑپے گا
کوئی بیتاب ہوکر پردۂ محمل سے نکلے گا

ہمیشہ قیس پھرتا ہے اسی کی فکر مین ہر دم
کبھی تو روئے لیلی پردۂ محمل سے نکلے گا

مضطر کیا اب رہتے ہو عشق مین سنبھلو ذرا سوچو
کوئی بدنام ہوگا راز گر یہ دل سے نکلے گا

سخت دشوار تیرے ہجر مین جینا ہوگا
آہ مین شور قیامت کا قرینا ہوگا

[illegible] قرینا ہوگا
قتل وہ کر کے گئی ابھی جینا ہوگا

[illegible] اپنا فرینا ہوگا
خود کہین دل کہین ساغر کہین مینا ہوگا

[illegible] ہوگا
لب [illegible] لب سینہ پہ [illegible] سینا ہوگا

گریۂ چشم سے اُٹھے گا جو طوفان فراق
مسکرائے جو ابھی کھول کے منھ یہ غنچے
ہجر مین موت جو مانگی تو صدا چرخ نے دی
نوح کا کہتے ہین طوفان جسے اہل جہان

غرق اسمین دل مضطر کا سفینا ہوگا
دل کسی بلبل دلگیر کا چھینا ہوگا
رنج و غم اور اوٹھا ؤ ابھی جینا ہوگا
وہ تپ فرقت عاشق کا پسینا ہوگا

لب کوثر وہ عیان ہوگا قیامت مین ملن
گریۂ چشم سے جو غرق سفینا ہوگا

کہنا ہے وصف آج جو اس خوشخصال کا
ساقی ہے کنج باغ ہے اور ابر بھی ہے شیخ
لیگا نہ میرے بعد کوئی نام عشق کا
منظور انکو وصل نہین مین سمجھ گیا

سارا جہان مقر ہے ہمارے کمال کا
بے عذر پی لے وقت نہین قیل و قال کا
ٹھہرا مرے سبب سے ہی حسن و جمال کا
دیتے نہین جواب جو میرے سوال کا

وہ بام پر جو آئے ہین اسوقت اے ملن
منھ زرد ہو رہا ہے اسی سے ہلال کا

یہ لاغری سے حال ہوا مجھ تباہ کا
تیغ نگاہ ناز جو مقتل مین جھک پڑی
حیران ہوگئے وہ نگران جو رسو ہوئے
دل لیکے کہتے ہین وہ کہ ناحق برا کیا
صیاد بلبلون کو رہا کر رہا ہین
ہین ہم علی کے در کا گدا مجھکو ناز ہے

ہوا اشتباہ جسم پہ اک برگ کاہ کا
اک شور بسملون مین اٹھا آہ آہ کا
اٹھا جو شور دل سے مرے آہ آہ کا
یہ عشق کی سزا ہے یہ بدلا ہے چاہ کا
لے سر پہ مظلمہ نہ کسی بے گناہ کا
کم اس فقیر سے کہین رتبہ ہے شاہ کا

تربت مین بھی مخل ہین نکیرین اسے ملن
سمجھے تھے ہم مقام یہ ہوگا پناہ کا

دست وحشت اسطرف تار گریبان لیچلا
پھر ہوا سودائے الفت دل مین سرگرم خرام
بیخودی سی چھا گئی بیہوش ہوکر گر پڑی
طوق الفت پڑ گیا گردن مین آتے ہی بہار

اوسطرف جوش جنون سوئے بیابان لیچلا
پھر ہمین سمجھا کے یہ دل سوئے جانان لیچلا
دل کے ہمرہ ہوش بھی وہ آفت جان لیچلا
جوش وحشت کسکی مشکین سوئے زندان لیچلا

جان جائے گو مگر ضبط فغان کرتا مسکین
آج وہ پیمان شکن یہ عہد و پیمان لے چلا

تڑپے ہے کسکا اے دل بیتاب تڑپایا ہوا
کچھ تو کہہ بستر سے ہمسے کیون ہے گھبرایا ہوا

کس مزے کی دل لگی تھی بعد وصل ای ہمنشین
وہ بھی تھے بیٹھے ہوے اور ہمین بھی شرمایا ہوا

دیکھکر وہ رقص بسمل پوچھتے ہین ناز سے
کیا نگاہ ناز کا یہ بھی ہے تڑپایا ہوا

مین نے مانا تم نہ تھے پر یہ تو کہیے رات کو
صحن گلشن مین ملا تھا کون گھبرایا ہوا

آج میری سخت جانی سے نہ کچھ بس چل سکا
زور بازو پر بہت قاتل تھا اترایا ہوا

حال زار عاشقان سن لو ذرا ای جان جان
دیر سے قاصد در دولت پہ ہے آیا ہوا

کیا خیال حور جنت آگیا ہے شیخ کو
کسلیئے ہے خود بخود اسوقت گھبرایا ہوا

انکے دست ناز مین ہے دل مرا گویا مسکین
شاخ گل مین ایک یہ غنچہ ہے مرجھایا ہوا

پوچھتے کیا ہو کہ کیونکر دل مرا جاتا رہا
ہو گیا اک ماہوش کا مبتلا جاتا رہا

ہٹ گیا دل جیب سے غیرونسے ہوئی ملتفت وہ
وضع کا پابند تھا آتا رہا جاتا رہا

درد ہلے، دلکی دینے کو گواہی ہجر مین
رنگ چہرے کا فقط آتا رہا جاتا رہا

یار نے پہلو مین اپنے دی جو محفل مین جگہ
سب شکایت مٹ گئی سارا گلا جاتا رہا

بیکسونکی ترس لیتا ہی نہین کوئی خبر
اک دل غربت زدہ تھا باوفا جاتا رہا

کج ادائی سے کسیکی مٹ گئی دلکی امنگ
پست ہمت ہو گئی سب حوصلہ جاتا رہا

دل چرا کر بھولے پن سے پوچھنا اس کا ہائے
کسطرح یہ گم ہوا کیونکر بہلا جاتا رہا

کوے جانان جب سے چھوٹا آہ ہے اے مسکین
وہ مذاق باہمی وہ سلسلا جاتا رہا ؛؛

دل سے خیال زلف اٹھایا نہ جائیگا
بیخود ہین ہمسے آپ مین آیا نہ جائیگا

صدمے اٹھا دن مفت کے کیا یہی ظلم ہے
دانستہ بزم غیر مین جایا نہ جائے گا

خنجر اوٹھا کے کہتے ہین وہ میرے قتل پر
یہ خون بے گنہ ہے بہایا نہ جائے گا

مارا ہے جس نے دل کو وہی دفن بھی کرے
اس کا مزار ہمسے بنایا نہ جائے گا

دل سے تمہاری یاد کو کیونکر اٹھاؤ نہین
ویران گھر ہوا تو بسایا نہ جائے گا

انکار وصل دیکھئے کرتے ہیں اسطرح | ہے کسی کے گھر پہ تو جا یا نہ جائیگا

آنچل وہ رخ پہ ڈالے ہیں کسواسطے متین
خورشید ابر میں تو چھپایا نہ جائے گا

ثر اے آہ سوز ان بت میں پیدا ہو نہیں سکتا | تو بار آور مرا نخل تمنا ہو نہیں سکتا
عیادت کو مریض غم کی وہ تشریف لائی ہیں | چلی جا اے قضا اب دخل تیرا ہو نہیں سکتا
جگر میں چٹکیاں لیتا ہے جسدم یاد آتا ہے | کسی کا وصل میں کہنا کہ ایسا ہو نہیں سکتا
سینان جہان بیٹھے ہیں پہلو میں مرے آکر | پلٹ جا شام فرقت آج پیدا ہو نہیں سکتا

متین دل ان حسینوں کو کبھی ہرگز نہ دینا تھا
کسی پر اس زمانے میں بھروسا ہو نہیں سکتا

بعد گلچین کے جو گلزار میں صیاد آیا | ستم ایجاد کیا بانی بیداد آیا
کونسا سانحہ فرقت میں اسے یاد آیا | آہ کے ساتھ جو لب تک دل ناشاد آیا
سوے گلشن جو کوئی بانی بیداد آیا | بلبلیں غش ہوئیں غنچوں کو خدا یاد آیا
پیشوائی کو وہیں اڑ کے بگولے پہنچے | جانب دشت جو میں با دل ناشاد آیا
کیوں تڑپتا ہے تو رہ رہ کے مرے پہلو میں | کیا تجھے اے دل بیتاب کوئی یاد آیا
صدمے فرقت کے سہے قید جفا بھی جھیلی | جب کہیں اس حور پہ اپنا دل ناشاد آیا
بندۂ حسن کیا جب سے خدا نے تجھکو | تیرے حصہ میں صنم حسن خدا یاد آیا
زخم کہنہ نہ ہرے ہونے ابھی پائے تھے | کہ پے مشق جفا وہ ستم ایجاد آیا

رحم کچھ انکو مرے حال پہ آیا متین
بیڑیاں کاٹنے اسوقت جو حداد آیا

ب

مت لڑی ہے میری خدا مہربان ہے اب | ہو جائے وصل آج یہ مجھکو گمان ہے اب
الہ کبھی ہے آہ کبھی ہجر یار میں | بتلاؤ تو یہ کونسا طرز فغان ہے اب
ت ہوئی ہے عشق سے توبہ کئے ہوے | کیا پوچھتے ہو تم دل مضطر کہاں ہے اب
ار وصل آپ نے کیا اس سے کرلیا | پہلو میں میرے دل جو بہت شادمان ہے اب
و تکر بچ گیا اپنے نشانے سے دل مرا | انکی نگاہ تیر ہے ابرو کمان ہے اب
چھپانے لگے ہیں تیوروں کے [illegible] | [illegible]

کیا اور گل کھلائیگا گلشن مین بیٹھا ۔ مصروف سیر صحن چمن باغبان ہے اب

مرجھا گیا ہے دل کا کنول ہو قریب مرگ
ملسن بہار جا چکی فصل خزان ہے اب

چہچہہ زن ہے جواب صحن چمن مین عندلیب ۔ فصل گل کے جاتے ہی ہوگی محن مین عندلیب

ہوگیا پھر سبز گلشن آگئی فصل بہار ۔ مژدہ اے صیاد پھر آئی چمن مین عندلیب

کھلکھلا کر ہنس دیئے غنچے چمن مین اسلیئے ۔ اب نہین پھولے سماتی پیرہن مین عندلیب

طرز سیکھے نالۂ و فریاد کا ہم سے ابھی ۔ بحث کیا کرتی ہے افلاک سخن مین عندلیب

قصۂ فرقت زبانی سنکے یہ مجھسے کہا ۔ رکھدیا تیرا لقب اس انجمن مین عندلیب

خوش بیانی ختم ہے جادو بیانی ختم ہے ۔ بزم مین طوطی ہے تو صحن چمن مین عندلیب

باغبان نے چھولیا اگرہ اگر اک پھول بھی ۔ ہوگئی اس صدمے سے بسمل چمن مین عندلیب

بعد مرنے کے ہی بوے گل مین یہ لپٹی ہوئی ۔ کیا نصیبا ہے کہ ہے ایسے کفن مین عندلیب

دل مین ہی نشو و نما داغون کا ہی فصل بہار ۔ کس لیے آتی نہین میرے چمن مین عندلیب

دل جگر اس طرح انکی زلف ولب مین ہین اسیر ۔ لعل ہون جیسے یمن مین اور چمن مین عندلیب

دوستون سے جب ملے ایدل وہی ہین چھچھے ۔ مین نہین آیا ہون آئی ہے وطن مین عندلیب

دھوم ہوگی ہند مین اب خوش بیانی کی ملسن
ہون خدا کے فضل سے طرز سخن مین عندلیب

پ

جذب نے آج دکھایا یہ اثر آپ سے آپ ۔ غیر کے گھر سے وہ اٹھ آے ادھر آپ سے آپ

جب مین جانون کہ اثر کچھ ہو مری آہ و فغان ۔ چارہ ساز وہ سے چلے آئین اگر آپ سے آپ

اللہ اللہ نظر پڑتی ہے جب اس بت پہ ۔ دوہری ہوتی ہے نزاکت سے کمر آپ سے آپ

کیا ہدف ناوک مژگان کا بناوگے مجھے ۔ دیکھتے ہو جو مری جان ادھر آپ سے آپ

کیا وہ پھر آج رقیبون کے یہان آتے ہین ۔ بے سبب تو نہین یہ درد جگر آپ سے آپ

چلے جانا ابھی کیا جلدی ہے شب باقی ہے ۔ آنکھ کھل جائیگی ہنگام سحر آپ سے آپ

پردۂ شب مین وہ چھپ کر جو چلے آئینگے ۔ رشک [illegible] ہے کا ادھر آپ سے آپ

فرط الفت سے وہ روئینگے بہت اے ملسن
[illegible]

سرو قامت ہی تمہارا جو شجر کی صورت
تو یہ ادبھرا ہوا جوبن ہو ثمر کی صورت

ہو مقابل گل عارض سے تری کیا ہے مجال
کچھ نہیں ہے ترے آگے گل تر کی صورت

نالے کرتا ہوں میں ہر روز تری فرقت میں
کہیں دکھلائے خدا جلد اثر کی صورت

وہ صنم کان جواہر ہے سراپا واللہ
لب ہیں یاقوت تو دندان ہیں گہر کی صورت

خاک ہو ہو کے گرین گے ابھی یہ سارے افلاک
آہ اس دل سے جو نکلی گی شرر کی صورت

واقعہ طور کا پھر آج جہان میں ہوگا
پردہ در سے وہ نکلیں گے قمر کی صورت

ماہ سے دیتے ہو تمثیل غلط ہے محسن
کتنے دیکھی بھی ہے اس رشک قمر کی صورت

ٹ

نگاہ ناز نے کچھ اس طرح لگائی چوٹ
اتر کے دل سے جگر تک ہمارے آئی چوٹ

شب وصال نہ پوچھو کہ ہجر میں کیا کیا
ترے فراق میں کمبخت دل نے کھائی چوٹ

تڑپ کے ہو گیا بے ہوش صورت موسی
کسی کی دید سے اس دل نے یہ اٹھائی چوٹ

تمہارے تیر نظر سے نہ بچ سکا کوئی
اگر جگر سے بچائی تو دل پہ آئی چوٹ

بدل بدل کے وہ تیور جو مسکرائے محسن
سنبھل سنبھل کے مرے دل نے خوب کھائی چوٹ

ث

میں ہوں غربت میں گرفتار محن کیا باعث
کانٹے کھاتی ہے مجھے یاد وطن کیا باعث

کیا اسے طرز فریب اور کوئی یاد آیا
مجھ سے وہ بت جو ہوا گرم سخن کیا باعث

ہے دہن غنچہ سربستہ کرے ہے مصدوم
لب سے شرمندہ بھی ہے برگ سمن کیا باعث

نام انصاف اسی جور کا ہے کیا ظالم
غیر کو عیش مجھے قید محن کیا باعث

زخم دل آج ہے بے رنگ خدا خیر کرے
درد ہوتا ہے کبھی گاہ جلن کیا باعث

عشق دنیا میں مرے جاتے ہیں اہل دنیا
اسے کہتے بھی ہیں ہر دار محن کیا باعث

طبع نازک پہ ہی کیا بار گران کچھ ہے تو کہو
کس لیے آج ہے ماتھے پہ شکن کیا باعث

باغبان شاد ہے بلبل بھی ہے خوش اے محسن
اب تو کچھ اور ہی ہے رنگ چمن کیا باعث

ج

ہوں پریشانی سے مضطر آپ کس کے غم میں آج
دست رنگین [illegible] ہاتھ میں آج

تم نہیں ہو تو بتاؤ کون ہے ایسا حسین
[illegible]

کام ان بانکی اداؤن نے کیا میرا تمام
دم نکلجاے گا اپنا آہ کوئی دم مین آج

اک رقیب روسیہ کے مرگ سے جاری ہین اشک
المدد اے ضبط وہ روتے ہین کسکے غم مین آج

یاالٰہی خیر کرنا تو دل گم گشتہ کی
پھرتی ہے تصویر اسکی میری چشم نم مین آج

اے جوانان جہان مین وہ جوانامرگ ہون
خون کے روتی ہے آنسو موت جسکے غم مین آج

کس بلا کا سامنا ہے خیر کرنا اے خدا
دل پھنسا جاتا ہے میرا گیسوے پرخم مین آج

شرم سے وہ چھپ رہین مین غیرت سے بزم غیر مین
ہے مزے کی دل لگی دونون ہین اک عالم مین آج

یاد ہے کل شب کی ہاتا پائی اے مفتن
اب نہین آنے کے وہ بھولے سے تیرے دم مین آج

ح

پہلو مین یار جب نہین سارا جہان ہے ہیچ
ساغر شراب ہیچ ہے پیر مغان ہے ہیچ

وہ بت مجھے ملے میری قسمت بھلا کہان
ایسا خیال ہیچ ہے ایسا گمان ہے ہیچ

مہمان رات بھر کا ہون تشریف لائیے
آنا سحر کو آپ کا جان جہان ہے ہیچ

مجروح دل جگر نہ ہوا جس سے جان جان
تیری قسم نظر مین وہ تیر و کمان ہے ہیچ

یون تو ہزار ہا ہین حسینان خوبرو
لیکن تمھارے سامنے سارا جہان ہے ہیچ

ہم کو فراق یار مین دونون ہین ایکسان
فصل بہار ہیچ ہے فصل خزان ہے ہیچ

توبہ کرو مین توبہ کرون گا بہار مین
اے شیخ یہ خیال غلط یہ گمان ہے ہیچ

ہے زندگی تو آئیگی پھر فصل گل یہان
اے عندلیب صبر کر آہ و فغان ہے ہیچ

ہو دشت کربلا مین زیارت حسین کی
بیٹھے ہو کیا مفتن کہ یہ ہندوستان ہے ہیچ

ح

وہ تیغ کھینچے ہوے آئے ہین قضا کیطرح
اتار لے کہو مانی سے اس ادا کیطرح

الٰہی خیر ہو دل آج کل پریشان ہے
خیال زلف سے لپٹا ہوا بلا کی طرح

انہین سے زندگی اور موت عاشقونکی ہے
یہ بت خدا تو نہین پر ہین ناخدا کی طرح

کھینچی تو آپ کی تلوار نے قیامت کی
نگاہ پھیر لی معشوق بے وفا کی طرح

مجھے تو درد محبت نے دیا ہے مزا
دعا مین مانگتا ہون پھر اٹھے بلا کی طرح

گلے مین باہین ہین اچھی طرح نہ ڈالی تھین
کر یہ آئی سر پہ مرے بلا کی طرح

بتون نہ بے ادبی دل مین رہکے کرنا تم
کہ یہ مکان بھی ہے خانہ خدا کی طرح

وہ وقت قتل یہ ہنس ہنس کے مجھسے کہتے ہین
ملینگے خون ترا ہاتھ مین حنا کی طرح

مہ چار وہ کہتے ہین جسکو اہل جہان
وہ اُن کے سامنے ہے نقش پا کیطرح

یہ شوق چاہتا ہو آج اپنا اے مسکن
وہ خون دل کا ملین ہاتھ مین حنا کیطرح

خ

ساز غیرون سے ہی ہم اے چرخ
مجھپہ کرتا ہے کیون ستم اے چرخ

ہجر دلبر مین یہ ہوا ہون نحیف
چل نہین سکتا دو قدم اے چرخ

اسس قدر کجروی نکر ہم ہین
کشتۂ خنجر ستم اے چرخ

تری گردش سے غیر ہون پامال
مجھپہ خالق کا ہے کرم اے چرخ

قابل رحم حال ہے اپنا
اور کرتا ہے تو ستم اے چرخ

ہرج کیا تھا ترا کہ ہم اور وہ
دو گھڑی بیٹھتے بہم اے چرخ

دور ہین تیرے پی دوا بھی اگر
حق مین میرے ہوئی وہ سم اے چرخ

ہجر کا غم بہت ہے مسکن کو
اب نہ دے اور کچھ الم اے چرخ

دال

تربت پہ میری کہتے ہین مجھپہ باد وفا کے بعد
بتلا کر تو نے چین بھی پایا قضا کے بعد

جبتک ہی انکے پاس نہین قدر کچھ انہین
پچھتائین گے بہت وہ دل با وفا کے بعد

لیکر گئی ہے باد سحر اب وہان پیام
قاصد سلام کہنا مرا تو صبا کے بعد

پوچھین یہان کا حال تو یہ کہنا نامہ بر
تیرا ہی ذکر خیر ہے ذکر خدا کے بعد

جس دم سگلے سے انکو لگا یا شب وصال
غل بے حجابیون نے مچایا حیا کے بعد

بے چین ہو گے محفل اغیار مین بہت
نالے کرونگا جبکہ مین آہ رسا کے بعد

کیا خوب کر رہے ہین علاج مریض غم
کرتے ہین جام زہر عنایت دوا کے بعد

قاصد جواب خط کا سنا ئیگا اب کسے
آیا پلٹ کے بھی تو ہماری قضا کے بعد

اچھا طریقہ تمنے نکالا ہے قتل کا
تیر مژہ لگاتے ہو تیغ ادا کے بعد

کرتے ہین جور اور پشیمان بھی ہو تے ہین
تو یہ بھی کرتے جاتے ہین ظلم و جفا کے بعد

کیونکہ خیال امت عاصی نہ ہو انہین
ہین فخر کائنات محمدؐ خدا کے بعد

دل کا ہمارے خون ملین وہ حنا کے بعد

اُس بت کو ہے جو شعلۂ رخسار پر گھمنڈ — ڈال — کرتا ہون مین بھی آہ شرربار پر گھمنڈ
خود آئینگے تمہارے خریدار دوڑ کر — یوسف نہین جو تم کرو بازار پر گھمنڈ
سہرا اس کے سر پہ ہے جو ہو تمہارے پاس — یون تو ہے سب کو طرۂ طرار پر گھمنڈ
مشکلکشا سے دہر مین حاجت روا ہے — ہو کسطرح نہ حیدر کرار پر گھمنڈ

کھینچتے ہین جو رقیب تو کھینچنے دو اے حسن
کیا خاک ہم کرین دل بیمار پر گھمنڈ

بھیجے ہین یار کو خط لکھکے جو اکثر کاغذ — ذال — رکھتے ہین اپنا دماغ عرش برین پر کاغذ
چلبلا شوخ ہو کمسن ہو جو اس محفل مین — دینا اس حور کو اے میری پیمبر کاغذ
خط اسے دیکے مرا نام جو لیگا قاصد — چاک کر ڈالے گا فوراً وہ ستمگر کاغذ
حال بیتابیٔ دل تھا جو رقم نامہ مین — بنگیا ہاتھ مین اُس بت کے کبوتر کاغذ
کشش عشق سلامت ہے تو دکھلادیگا — خود بخود جائیگا اُس جا مرا اڑکر کاغذ
صاحب الامر کی خدمت مین پہنچ جائین — لکھکے دریا مین بہاتے ہین جو اکثر کاغذ

خون دل سے جو لکھا نامہ حسن اُس بت کو
بخدا بنگیا رشک گل احمر کاغذ

دیکھکر اس حور کی زلف پریشان تا کمر — رے — چاک وحشت مین کیا اپنا گریبان تا کمر
ہو کسی لیلےٰ صفت کے عشق مین [illegible] — مثل مجنون چاک ہے سارا گریبان تا کمر
اشکباری گر کریگا آنکی زلفون کا اسیر — ڈوب جائیگی ابھی دیوار زندان تا کمر
دیکھ پاسے ناخن پا کو جو تیرے اے صنم — ڈوب جاے ابر مین یہ ماہتابان تا کمر
ایک جام مے پہ رندون مین یہ حجت ہوگئی — میان سے کھنچ کھنچ گئی شمشیر بران تا کمر
تیغ کھینچی نگاہون سے جو کھینچتے سر کیا — [illegible] کٹ کٹ گئے ساری دلکار مان تا کمر
ہجر کی شب مین یہ کیا مجھکو بہا لیجائیگا — آگیا سیلاب اشک چشم گریان تا کمر

قید الفت مین جو کھینچی آہ سوزان اے حسن
راکھ ہوکر رہگئی دیوار زندان تا کمر

دکھلا دونگا اثر آہ جو ان کا سر گرم فغان ہو کر — ہلا دونگا فلک کو مین ضعیف و ناتوان

کبھی تو ہمکو بھی دیکھو نگاہ لطف سے اے جان
کبھی تو پاس آجاؤ ہمارے مہربان ہوکر

تمہارے حسن کی شہرت ہوئی ہو کیمر مرنے سے
تمہارا نام روشن کردیا خود بے نشان ہوکر

ابھی کل تک جو دم بھرتے تھے غیرونکی محبت کا
خدا کی شان وہ آتے ہین مجھپر مہربان ہوکر

تمہاری یاد دل مین چٹکیان لیتی ہے رہ رہکر
اسے تکلیف دیتی ہے اسکی میہمان ہوکر

رہون اس حال مین کسطرح زندہ یہ تو سمجھو تم
نہان رہتے ہو نظرون سے میری روح روان ہوکر

بہت اغیار کی چاہت یہ غرا تھا و تھین لیکن
دکھا دونگا اثر ضبط فغان کا ناتوان ہوکر

یہ بچپن تھا غضب کا جب کہ تیرا و جفا پیشا
کریگا حشر ہی ظالم تو اک دن نوجوان ہوکر

کہو مضطر کوئی حسرت تو اب دل مین نہین باقی
کسی کا وصل مین کہنا یہ ہاے مہربان ہوکر

زے

مضطر ہے قتل مین کیا آج ای قاتل نچھوڑ
نیم بسمل کو خدا کے واسطے بسمل نہ چھوڑ

مسکرا کر او ستمگر اور اک اوچھا سا ہاتھ
مجھکو محروم قضا للہ اے قاتل نچھوڑ

مضطرب مجنون ہے ای لیلی تری دیدار کا
شرم کا پردہ اٹھا دے پردہ محمل نچھوڑ

منزل الفت ہے ای دل رہ یہان ثابت قدم
قتل ہوجا شوق سے پر دامن قاتل نچھوڑ

ہر یہی وقت ای مضطر اسپہ کہنا بیکار ہے
اسے شہید ناز تو بھی دامن قاتل نچھوڑ

زے

پھر سنا دے مجھے ذرا آواز
کیا ہی دلکش ہے دلربا آواز

نغمہ سنجی نہ پھر کرے بلبل
جو سنے تیری مہ لقا آواز

سنکے نالون کو میرے وہ بولے
یہ ہے کچھ گوش آشنا آواز

حسرت وصل لے کے جاتا ہون
آئے گی بیکس فنا آواز

دشت غربت مین بھی تصور سے
مین سنونگا تری سدا آواز

اسکی تعریف کیا ہو اے مضطر
بھولی صورت ہے دلربا آواز

سین

یون ہی بجوم یاس مرے دلکے آس پاس
جس طرح ابر ہو مہ کامل کے آس پاس

جب سے کہ غرق بحر محبت ہوا ہے دل
رہتا ہون بحر عشق کے ساحل کے آس پاس

اک ہاتھ پھر لگا دے کہ ہو کام ہی تمام
قاتل کوئی نہین ترے بسمل کے آس پاس

حسرت الگ ہے یاس و تمنا جدا جدا
تیماردار جمع ہیں بسمل کے آس پاس

بے قید ہوں گے فصل بہاری میں آہ آہ
صیاد پھر رہا ہے عنادل کے آس پاس

میت لحد میں رکھ کے یہ غائب ہوئے عزیز
اپنا نہیں ہے ایک بھی منزل کے آس پاس

دیکھا ہے اپنی آنکھ سے صحرائے نجد میں
مجنون کی خاک اڑتی ہے محمل کے آس پاس

کیا پھر امتحان وہ سوئے قتل گہ چلا
مجمع ہے کس لیے میرے قاتل کے آس پاس

پردہ اٹھا کے قیس نے نظارا کر لیا
جب کوئی تھا نہ لیلیٰ محمل کے آس پاس

انجام کار دیکھیے اس کا ہو کیا [illegible]
بیٹھے ہیں غیر اُس مہ کامل کے آس پاس

شین

دل کے لیے ہے ایک دل آزار کی تلاش
اس جنس کے لیے ہے خریدار کی تلاش

دشمن کی ہے تلاش نہ دلدار کی تلاش
مجھ گم شدہ کو ہے دل غمخوار کی تلاش

اس درجہ خوگر ستم و رنج ہو گیا
رہتی ہے دل کو میرے جفا کار کی تلاش

ہر وقت کوئے یار میں جانے کی فکر ہے
بلبل کی طرح رہتی ہے گلزار کی تلاش

ہے کون سخت جان کہ قاتل کو بار بار
خنجر کی فکر ہے کبھی تلوار کی تلاش

سب مستعد ہیں مرنے کو قاتل کی دیر ہے
ہے قافلہ کو قافلہ سالار کی تلاش

اللہ رے جستجو مری مرنے کے بعد بھی
بن کے غبار کرتا ہوں میں یار کی تلاش

سامان مے کشی بھی ہے اور باغ بھی ہے پیچ
ساقی کو اب ہے ابر گہربار کی تلاش

اتنا مزا کسی کے ستم میں ہمیں ملا
رہتی ہے روز ایک ستمگار کی تلاش

صد شکر آپ مل گئے گلشن میں جان جان
مجھ کو بہت دنوں سے ہے سرکار کی تلاش

دیر و حرم میں خاک اڑاتی ہیں اے [illegible]
رہتی ہے ہم کو اک بت عیار کی تلاش

صاد

چھپائے بات کس طرح سے حال حریص
بدی کا بد ہے نتیجہ یہ ہے مآل حریص

ہمیشہ حرص و ہوا میں دل گرفتہ رہے
سوائے اس کے نہیں اور کچھ مآل حریص

بتاؤ عیش میں کس طرح عمر کٹتی ہے
رہے ہر ایک سے یا رب یہی سوال حریص

چمن کے غنچے تو بیشک ہنسے تمہارے حضور
دگر نہ کھول سکے لب ہے کب مجال حریص

حسین جہان کوئی دیکھا مچل گیا فوراً
ہمارے پاس یہ دل ہے کہ ہے خیال حریص

طلب یہ بوسے کے کہتے ہین مجھے اے مشتاق
کہ بارور نہین ہوتا کبھی نہال حریص

ساقی فراق یار مین کیا جام سے غرض ۔۔۔ ناکام کو نہین ہے کسی کام سے غرض
مطلب نہ عشق سے نہ آرام سے غرض ۔۔۔ جیتا ہون جسکا نام ہے اُس نام سے غرض
سرشار مین تو ہون مے الست سے ساقیا ۔۔۔ شیشے سے واسطہ ہے نہ ہے جام سے غرض
عاشق ہون تیرے حسن پہ تیری سوا قسم ۔۔۔ دلبر کی ہے ہوس نہ دلارام سے غرض
ہے جستجو سے یار مین تکلیف عین عیش ۔۔۔ اے چارہ گر نہین غم ایام سے غرض
بیخود کسی کی یاد مین رہتا ہون [illegible] ۔۔۔ ساقی کی یاد ہے نہ مجھے جام سے غرض
کمبخت بدنصیب دل مضطرب بجز ۔۔۔ کچھ بھی نہین مجھے سحر و شام سے غرض

بیخود کسی کے عشق مین ہون کسقدر مشتاق
آغاز کی خبر ہے نہ انجام سے غرض

اشک آنکھون مین جو بھر آئے تو تشکیل خط ۔۔۔ پی گیا اس خوف سے مٹ جائیگی تحریر خط
حال مجھ دیوانہ گیسو کا لکھے گر کوئی ۔۔۔ حرف سارے زلف ہو جائین بنین زنجیر خط
ہوتے ہی آغاز اُسکے [illegible] ۔۔۔ دیکھ لی سمجھے جہانین منقلب تاثیر خط
قاصد اُس لامکان کا کچھ نہین چلتا پتا ۔۔۔ کسطرح بھیجون اسے اب کیا کرون تدبیر خط
ہون وہ دیوانہ کہ مرشد قیس لکھتا تھا مجھے ۔۔۔ اکثر اس عنوان سے جاری رہی تحریر خط

حال بیتابی دل لکھا جو مین نے اے مشتاق
وہ ہوئے افسردہ پڑھ کے یہ ہوئی تاثیر خط

عشق مین ایک فرقہ ہون حیران واعظ ۔۔۔ نہ تو کافر ہی ہون مین اور نہ مسلمان واعظ
جب سے دیکھا ہے مجھے خون مین غلطان واعظ ۔۔۔ قتل کرکے مجھے قاتل ہے پشیمان واعظ
پوچھتا کیا ہے مآل شب ہجران واعظ ۔۔۔ مین تو ہون دھیان مین زلف کے پریشان واعظ
بزم مین اس بت خوش رو کے یہ دیکھا عالم ۔۔۔ مضطرب زاہد دیرینہ ہے حیران واعظ
دیکھیے بخشنے گا یا نہ مجھکو بخشیگا خدا ۔۔۔ کسقدر ہون مین گنا ہون سے پشیمان واعظ
آگ دوزخ کی جلائے مجھے کیا طاقت ہے ۔۔۔ مین ازل سے ہون غلام شہ مردان واعظ
کچھ نہ پوچھو کہ شب ہجر بسر کیونکر کی ۔۔۔ دل رکا الجھن سے مجھے ہر گھڑی [illegible] واعظ

رحم کچھ حال پہ اُس ابر کرم نے کھایا ۔ ڈھونڈھتے پھرتے ہیں جسے دیدۂ گریان واعظ
عشق نے ایک بنا رکھی ہے حالت سبکی ۔ ہین خجل آہ سے نالے سے پشیمان واعظ
فصل گل آتے ہی سب ان کے خزان ہو گئی ۔ غنچہ کرنے لگے مرغان خوش الحان واعظ

ناز ہو اُسکی کریمی پہ وگرنہ **منن**
لائق نار ہین تا حشر کے عصیان واعظ

کرون مین توبہ کہ ہے وقت رضوان واعظ ۔ حواس آپکے اسوقت ہین کہان واعظ
خدا سے حشر مین کہدونگا ناز ہے تجھپر ۔ کچھ ادعاے اطاعت نہین یہان واعظ
گذر نہ ہو سکا اسکا تو کوے جانان مین ۔ نہ پہونچی آہ یہ ورنہ کہان کہان واعظ
اب آہ و نالہ بھی دقت سے لب پہ آتا ہے ۔ ہوا ہون ہجر مین یہ زار و ناتوان واعظ
خرام ناز نے کسکی یہ حشر ڈھایا ہے ۔ صداے نغمۂ بلبل ہے الامان واعظ
شب فراق مین مین سوز عشق سے شب بھر ۔ جلا کیا تپ فرقت سے شمع سان واعظ

نہ جانے جوش جنون مین چلا گیا کس جا
کہین ملا نہ **منن** کا کہین نشان واعظ

عین

شکوہ کرتے ہین تو ہوتی ہے مروت مانع ۔ آہ کیونکر کرین ہے ضبط محبت مانع
اپنی قسمت سے ہے شکوہ نہین قاتل کا گلا ۔ قتل وہ کرتا نہ ہوتی جو نزاکت مانع
کھینچ کر شوق اسے لائیگا سوے مقتل ۔ کہین جانباز کو ہوتی ہے نزاکت مانع
صاف انکار کیا وصل سے آخر اُس نے ۔ بیمروت کو ہوئی کچھ نہ مروت مانع
قبر مین ظلم نکیرین کرینگے کیونکر ۔ کیا نہ ہو جائے گی حیدر کی شفاعت مانع

جان دینا بھی ضرور آپ کو فرقت مین **منن**
ہو گئی آکے یہ احکام شریعت مانع

غین

نرگس ہے آنکھ پھول ہے رخ قد یار باغ ۔ وہ رونق چمن ہے تو مین ہون بہار باغ
گلچین نہال حسن پہ ہے آشیان مرا ۔ بلبل کیطرح مین بھی ہون اک جان نثار باغ
غنچے چٹک کے کہتے ہین مجھسے ہے آفتاب ۔ ہر رہروان کا قول ہے مین ہون بہار باغ
پیری مین وہ شباب کی باتین کہان نصیب ۔ اب لوٹ لی خزان نے سراسر بہار باغ

فصل خزان مین آئیگی بلبل جو سیر کو

رولائیگا اسے بھی ممتحن حال زار باغ

ن

دست وحشت جب بڑھی جیب و گریبانکی طرف
لیچلا جوش جنون ہمکو بیابانکی طرف

پھر ہوا سے زلف پیچانسے پریشانی بڑھی
پھر خیال اپنا گیا اس آفت جانکی طرف

پھر ہوا سودا اگر زلف یار سر مین جاگزین
دل ہوا مائل نسیم سنبلستانکی طرف

بیکسی رو یا کرے بیٹھی ہوئی قبرونکے پاس
حسرتین امڈی رہین گور غریبانکی طرف

پھٹ گیا آخر تڑپ کر دل چلو فرصت ہوئی
تھا یہی کمبخت بس ابر آفت جانکی طرف

وہ پریشان ہو گئے کمھلا گیا منہ چاند سا
آگئے بھولے سے جب گور غریبانکی طرف

وہ تصور مین جو آئے شب کو ہم بیکس تھے یاں
بڑھ گیا دست تمنا ان کے دامانکی طرف

کیا رہا دنیا مین ممتحن پھر کسیکا اعتبار
دوست دل سا ہو گیا جب دشمن جانکی طرف

قاف

کیون نہ جھیلین ستم و جور و جفائین عاشق
بھول سکتے ہین کبھی انکی ادائین عاشق

دل ہتیلی پہ لئے بیٹھے ہین سب محفل مین
دو اجازت تو ابھی نذر دکھائین عاشق

زلزلے مین ہے زمین غصہ ہے قاتل کو سوا
کہدو مضبوط کمر باندھکے آئین عاشق

ہو خوشی یار کی تو دار پہ بھی چڑھ جائین
مثل منصور یہ دیتے ہین صدائین عاشق

تم نہین سنتے ہو ایجان تو انصاف ہے شرط
حال زار اپنا کسے جاکے سنائین عاشق

اسقدر تجھسے عشاق سے گھبرائے ہین
کہتے ہین اب مرے کوچہ مین نہ آئین عاشق

صدمہ جو دلپہ گذرتا ہے بیان کیا ہو ممتحن
سنتے ہین وصل کی شب جبکہ اذانین عاشق

کاف

سنا افسانہ دل سر بسر اول سے آخر تک
ہوئے پر غم رہی با چشم تر اول سے آخر تک

بہت مشکل ہے راہ عشق مین ثابت قدم رہنا
رکھے اسکا خیال اے دل بشر اول سے آخر تک

جہان مین آکے نام قیس کو زندہ کیا مین نے
خوشی سے شام ہجران کی بسر اول سے آخر تک

یہ ساماں تھے لگے بہلانیکا غربت مین مہیا تھا
خیال یار تھا پیش نظر اول سے آخر تک

وہ فرماتے ہین نالے تو نہین کرتا ہے مدت سے
دکھایا ضبط دل نے یہ اثر اول سے آخر تک

یہ سوز عشق نے پھونکا شہید ناز کو تیرے
کہ جسکے خون کے بدلے شرر اول سے آخر تک

بیان قاصد کا ہو رہا کہتے وہ فرط الفت سے
سنی جب مرگ عاشق کی خبر اول سے آخر تک

نہ بھولوں گا کبھی احسان اے مکین کہ فرقت مین
رہا مونس مرا درد جگر اول سے آخر تک

کاف

ہر اک ادا ہے یار کی قاتل الگ الگ
مذبوح جس سے ہین جگر و دل الگ الگ

ہر اک ادا کا یون ہین نرالا رہا جو ڈھنگ
لوٹین گے خاک پر ترے بسمل الگ الگ

دم دیکے راستے مین نہ خط چھین لین رقیب
رہنا پیا میر سر منزل الگ الگ

کسواسطے اُٹھاتے ہو تم ہمکو اے صنم
بیٹھے ہین سب سے ہم سر محفل الگ الگ

اُن کے ستم بھی جور فلک بھی اور ایک ہم
آفت جدا جدا ہے یہ مشکل الگ الگ

وہ کون سخت جان ہے جسکے لیے یہان
کھینچے ہوے ہین تیغین جو قاتل الگ الگ

دشمن بھی اور دوست بھی ہین کوے یار مین
سب ہو رہے ہین بزم مین شامل الگ الگ

جب سے پیام وصل دیا مین نے ناصحا
رہتا ہے مجھسے وہ مہ کامل الگ الگ

اونکی ادائین مانگتی ہین روز ایک دل
اک دل کے کسطرح ہین سوال الگ الگ

یہ سخت جانیون سے مری تنگ آ گیا
کہتا ہے مجھکو دیکھکے قاتل الگ الگ

سنکر پیام وصل وہ کہتے ہین ناز سے
بر آئیگی نہ حسرت باطل الگ الگ

مایوس ہوکے عشق مین دیتا ہون جان آج
ارمان و ورخواہش باطل الگ الگ

بدقسمتی یہ دیکھو کہ مقتل مین اے مکین
رہتا ہے مجھسے خنجر قاتل الگ الگ

لام

ڈھونڈھتا ہے انھین ہونٹون کا اشارا بسمل
تم کہو تو ابھی جی جائے تمھارا بسمل

قاتل اک ہاتھ مین تیر نگہ جہان کھلائے
چشم حسرت سے یہ کرتا ہے اشارا بسمل

میرے دم توڑنے کا دیکھ تماشہ سمجھا
نزع کے وقت یہ کہتا ہے تمھارا بسمل

کہا قاتل نے سبکدوش کرونگا تجھکو
تیری تکلیف نہین مجھکو گوارا بسمل

تیر مژگان سے ترے پہلے ہوا تھا گھائل
تیغ ابرو سے ہوا ہون مین دوبارا بسمل

نیم جان دیکھکے مجھکو یہ کہا قاتل نے
آج رخصت ہے غریب ایک ہمارا بسمل

حشر مین خون کے دعوے سے وہ گھبراتے ہین
کہتے ہین چپ رہین اسوقت خدارا بسمل

اک کا ایک ہے سودائی خدا خیر کرے
تیغ پیاری ہے اسے تیغ کو پیارا بسمل

خود گلا کاٹ کے رکھدے سے وہ اشکر ہے تیر [illegible]
[illegible]

ین نہ کیوں مثل نصیری زندہ یا علیؑ آپ کا رکھتے ہیں سہارا بسمل

رکھکے خنجر وہ گلے پر مری کہتے ہیں مشن
کہ تڑپتا ہی نہیں کوئی ہمارا بسمل

و دل مین چھپانے سے حاصل صنم خانہ کعبہ بنانے سے حاصل
دہ مجھکو رقیبوں سے بولے کہ غیروں کی محفل مین جانیسے حاصل
ہے بے درد سفاک قاتل اسے درد دل کا سنانے سے حاصل
ہے تیر باب اثر تک ✤ تو دست دعا پھر اٹھانے سے حاصل
زیست ہی چند روزہ ✤ عبث بار الفت اٹھانے سے حاصل
عشق ناداغ سمجھو ہوا ہمکو یہ دل لگانے سے حاصل
خود جان سے اپنی ایجان ہٹاؤ اُسے کیا ستانے سے حاصل
ہے قاصد وہان جاکے کہنا یہ تھا حال تجھکو دکھانیسے حاصل
سی کی طرف ہوگا بیشک قیامت مین کیا ہوگا جانیسے حاصل
اور وہ اک شہید محبت یہ ہے اُسکا مہندی لگانیسے حاصل
ہے سو رہے ہین لحد مین نکیرین ہمکو جگانے سے حاصل
وقت اس بت نے مجھکو مین سمجھا یہ ہے دل لگانیسے حاصل
ہوگیا دم مین قارون اُسے کب ہوا کچھ خزانے سے حاصل
ے عاشق یہ مطلب ہے انکا نہیں کچھ تصور مین آنے سے حاصل
وستمگر کس لیے ہو جلانے ستانے رلانے سے حاصل
ین کسواسطے بند محرم اُبھرتا ہے جوبن دبانے سے حاصل
ہی عشق کرنا بتون سے مصیبت مین دل کو پھنسانیسے حاصل
ستم بیدرد ہے وہ نہیں درد دل کچھ سنانے سے حاصل

نہ شانا ہلاؤ کہ سوتا ہے مشن ✤✤
لحد مین اُسے کیا ستانے سے حاصل

ہیں اک بت حسین کے ہم [illegible] ہم | میم | یا مجنوں سے عشق کے [illegible] ہم
[illegible] | | [illegible]

جا کر ہوئے اسیر بلا کوئے زلف مین — کہنے مین آگئے دل اندوہگین کے ہم

جاتی ہے رات وصل کی کچھ تو جواب دو — ہین منتظر تمہاری فقط ہان نہین کی ہم

اے ستمگر ہو دولت دنیا تمہین نصیب — طالب ہین آسمان سے دو گز زمین کے ہم

دل کی خلش مٹائی کیا درد کو بھی کم — مشکور ہین بہت ہدف دلنشین کے ہم

مجنون کیطرح چاک گریبان ہے اجل — عاشق ہوئے ہین لیلی محمل نشین کے ہم

یارب ہزارون سال وہ یونہین ستم کرین — صدقے کہا کرین دل اندوہگین کے ہم

کیون کر کرین نہ فخر مقدر پہ اے متین
پہلو مین بیٹھتے ہین بت نازنین کے ہم

نون

کونسا وہ سر ہے جسمین زلف کا سودا نہین — کونسی وہ بزم ہے جسمین ترا چرچا نہین

گلشن عالم مین گل سمجھے کوئی اچھا نہین — حسن یوسف کا سنا ہے آنکھ سے دیکھا نہین

اور کچھ ارمان دل مین جان جان اصلا نہین — ایک حسرت وصل کی ہے آپسے پردا نہین

وقت آخر دیکھکر وہ مجھکو فرمانے لگے — مہمان کچھ دیر کا ہے اسکا حال اچھا نہین

وقت آرایش جو کی آئینہ پر اسنے نظر — حسن خود کہنے لگا ایسا حسین دیکھا نہین

چشم نرگس بن گئی ہے اشتیاق دید مین — کون کہتا ہے کہ گلشن مین ترا چرچا نہین

ہوگیا قربان اک عاشق چلو فرصت ہوئی — اسقدر کیون مضطرب ہو کیا کوئی مرتا نہین

ہائے وہ جھنجھلا کے کہنا وصل کی شب یار کا — چھیڑنا اسطرح ہمکو دیکھئے اچھا نہین

آج کیا جاتی ہوئی دنیا نظر آئی تمہین — یون تو ورنہ پیار سے مجھکو کبھی پوچھا نہین

کسطرح آخر تڑپ کر رہگیا ارمان وصل — او دل آفت زدہ تونے بھی کچھ دیکھا نہین

وہم ہے شک ہے گمان ہے بال سے باریک ہے — اس سے بہتر اور مضمون کمر ملتا نہین

ہے غنیمت آپ کا دیدار ہی ہوتا رہے — یون تو میرے دل مین ارمان کیا کیا نہین

ایک بوسہ وصل کی شب دیکے بولے ناز سے — میرے ہی سر کی قسم اب اور کچھ کہنا نہین

خانمان برباد دل یاد آگیا یاد شب تخیر — اک زمانہ ہوگیا جب سے انھے دیکھا نہین

وصل کی شب تیوری بدلے ہوئے بیٹھے ہین وہ — او دل راحت طلب اسوقت مین ڈرتا نہین

آفرین صد آفرین او بے مروت بے وفا — نزع کے عالم مین بھی تو دیکھنے آیا نہین

ہے تماشا ہی کچھ نہین خلق نما بھی کچھ نہین — سایۂ دیوار سے بہتر کوئی سایا نہین

ہم سنجاہین زاہد وگر مفت مین جنت ملی
کوچۂ جانان سے بہتر کوئی بھی کوچا نہین

ہوگئے بیہوش موسیٰ بس یہی تھا شوق دید
اک نظر بھر کے بھی جلوہ یار کا دیکھا نہین

تو وہ یوسف ہے کہ یوسف کو بھی ہو ارمان دید
مصر کے بازار مین کوئی حسین تجھسا نہین

زلف کے پھندے مین آخر خود بخود جا کر پھنسا
لاکھ سمجھایا دل بیتاب سے نے مانا نہین

کوچۂ قاتل مین جا کر ہاتھ سے کھوئین تجھے
او دل بیتاب ہمنے اسلیئے پالا نہین

جب ہوے بیہوش موسیٰ حسن بولا ہنس کے یہ
واہ کیا دعویٰ تھا جو اچھی طرح دیکھا نہین

یہ تمہارے حسن روز افزون کی ہے عالم مین دھوم
حسن یوسف کا کوئی اب نام تک لیتا نہین

رحم آئیگا کبھی تو تمکو میرے حال پر
خود سمجھ جاؤ گے اکدن مین تو کچھ کہتا نہین

بزم مین دزدیدہ نظرین ہمنے ڈالین یار پر
دیکھنے کیطرح جی بھر کے انہین دیکھا نہین

اسطرح ہے حسرت دیدار جانان آجکل
دیدۂ مشتاق نے گویا کبھی دیکھا نہین

عیش و عشرت وصل و راحت سب خوشی مین ہین شریک
بیکسی مین آہ کوئی پوچھنے والا نہین

خیر وہ تو صاف ہی کر بیٹھے انکار وصال
او مروت تو نے بھی کچھ بڑھکے سمجھایا نہین

کیون گل عارض پہ تیرے زلف بکھرائی نہین
چشمۂ خورشید مین کیون سانپ لہرایا نہین

بزم مین زانو دبا بے یار کا بیٹھے ہین غیر
المدد اے ضبط یہ ہمنے کبھی دیکھا نہین

کچھ دنون حسرت رہی ارمان کچھ دن رہگیا
خانۂ دل کو بھی خالی آج تک پایا نہین

اسکی بیتابی سے شہرت ہو تمہارے حسن کی
یہ وہی مسکین ہے جسکو تمنے پہچانا نہین

ہمارے پہلو مین اے یار جبکہ تو ہی نہین
تو بزم عیش کی کچھ دل کو آرزو ہی نہین

ہمارے دل کا تم ارمان پوچھتے کیا ہو
سواے وصل بتان کوئی آرزو ہی نہین

صراحی و شب مہتاب و ساغر و مینا
ہمارے بزم مین سب کچھ ہے یار تو ہی نہین

چلا گیا مرے پہلو سے شکر ہے صد شکر
مجھے تری دل بیتاب جستجو ہی نہین

ہوئی ہے جب سے تری حسن منظر کی دھوم
غبار قیس کو محمل کی جستجو ہی نہین

اگر نہ تم پہ مرین ہم تو پھر مرین کسپر
حسین جہان مین کوئی تمسا خوبرو ہی نہین

لباس غم ہوا چاک جا بجا ایسا
کہ انمین بخیہ گر و حاجت رفو ہی نہین

جفاؤن کی تمہین عادت ہو تو مبارک ہو
مری سواے وفا کے اور کوئی خو ہی نہین

ہماری آنکھون نہین تم شوق سے پھرو آکر
سوائے اسکے جہان مین کچھ آرزو ہی نہین

تمہارے عارض پر نور سے ہو کیا نسبت
گلون مین رنگ نہین رنگ مین یہ بو ہی نہین

سوال وصل پہ دشنام دیکے فرمایا
ہماری بزم مین شائستہ گفتگو ہی نہین

بچا ہین منزل الفت مین سب بے خطر محسن
ذرا خیال بد آموزیٔ عدو ہی نہین

ظلم پر ظلم وہ ہر روز کیے جاتے ہین
پیچھا زیست سے ہے اپنی کہ جیئے جاتے ہین

کام دیوانے یہ وحشت مین کیے جاتے ہین
رگ جان سے دل صد چاک سیے جاتے ہین

قتل ارمان ہوے تھے جو ہمارے دل مین
اشک حسرت سے انھین غسل دیے جاتے ہین

دل لیا چین لیا صبر و تحمل چھینا
اور پھر وصل سے انکار کیے جاتے ہین

حسرت و یاس و الم رنج و غم و درد و ملال
بیکسی مین یہ مرا ساتھ دیے جاتے ہین

مضطرب کیون نہ ہون جب وہ کہین وقت رخصت
رونمائی مین دل زار لیے جاتے ہین

اس سے بہتر تھا مجھے کہ قتل ہی کر دیتے آپ
اپنی رخصت کا مجھے داغ دیے جاتے ہین

فرقت یار مین یہ بادہ کشی ہے محسن
مے اشک آنکھون مین بھر بھر کے پیے جاتے ہین

محفل نشاط کی کہان بزم عدو کہان
اسکا سا رنگ اسمین کہان آسکی بو کہان

اگلا مذاق اگلی سی وہ گفتگو کہان
جو لکھنؤ تھا پہلے وہ اب لکھنؤ کہان

چھوٹے فلک پہ کوئی گیا کوئی طور پہ
سب کو ہے جستجو تری بتلا ہو تو کہان

رستم ہے اب نہ سام ہے نے زال نامور
مٹی مین مل گئے تو رہے جنگجو کہان

کیا پوچھتا ہے تو مرے ارمان ناصحا
جب دل ہی مر گیا تو بھلا آرزو کہان

فرقت نصیب ہم ہین ہمین کچھ نہین خبر
ساغر کہان ہے یار کہان اور سبو کہان

فرقت مین ساقیا تن و جان کا کسے ہو ہوش
پہلو مین یار ہی نہین جام و سبو کہان

سرخی شفق ہوا ہے عیان چرخ پر محسن
لایا ہے رنگ آہ ہمارا لہو کہان

تیور کسی کے بگڑے ہوے پائے جاتے ہین
اغیار بزم یار مین بلوائے جاتے ہین

آثار جذبۂ عشق کے یہ پائے جاتے ہین
وہ فاتحہ کو قبر پہ روز آئے جاتے ہین

اغیار بدنصیب سے پہنچا ہے رنج کیا
افشاے راز وصل کسی سے نہین کیا

کیون گل سے عارض آپکے کملا جاتے ہین
کیون آپ مجھکو دیکھکے شرما جاتے ہین

ہم عاشقون کو روز سر شام سے حسین
جلوے فروغ حسن کے دکھلاے جاتے ہین

تڑپتے اسطرح ہین حسرت و ارمان مرے دلمین
کہ جیسے جسطرح بچے ہون آغوش ساحل مین

اگر جلوہ فگن رہتے ہین وہ غیرونکی محفل مین
تو بتلا دین مجھے مسکن یہ کسکا ہے مرے دلمین

بلا کا سامنا تھا آج ناصح کوے قاتل مین
کہ تیغین ڈر گئین چھپ چھپ گئین آغوش بسمل مین

نظر کیو اسطے کنڈا ہین تھین جو آپ نے پلکین
مثال تیر آ آکے جو چبھین تھین وہ مرے دل مین

فشار قبر مین بھی حسرت و ارمان ہین ساتھ اپنے
شریک حال دو احباب ہین اس سخت مشکل مین

خدا کے سامنے وہ صاف مکرے ظلم سے اپنے
نہ کچھ بھی کہہ سکا افسوس ہین آنکے مقابل مین

نشان زخم اسکے سینہ مین موجود ہے اب تک
نگہہ کا تیر تیرے چبھ گیا تھا ماہ کامل مین

کوئی گھائل کوئی بسمل کوئی ہے نیم جان قاتل
تماشہ یہ نیا دیکھا ہے ہمنے تیری محفل مین

کیا ہے وصل سے انکار جو اچھا کیا تمنے
مجھے بالکل نہین ہے رنج تم نادم نہو دلمین

مین عاجز ہوگیا ہون اب تو اپنی سخت جانی سے
نہ دم نکلا مرا سوچ آگئی بازوے قاتل مین

نگاہ ناز نے چپکے ہی دلکو لے لیا ہمدم
مصیبت کیا کہون مین لٹ گیا پہلی ہی منزل مین

نکر بیتابیان دلکو سنبھال اپنے ذرا مجنون
کہ لیلی ہو رہی ہے اب بہت بیچین محمل مین

یہ اونکے ناز کے کشتے ہین زندہ ہو نہین سکتے
مسیحا زک اٹھائیگا تو اپنی فکر باطل مین

ہوے کیون طور پر بیہوش موسیٰ یہ نہین کھلتا
سمایا کونسا جلوہ تھا اونکی آنکھ کے تل مین

نہ گھبرا اے دل بیتاب اگر تجھ پر مصیبت ہے
علی کا نام لے سبکو بچاتے ہین وہ مشکل مین

خدا اسطے جیتا کو اونکی جنکے واسطے مسکن
تمنا پرورش پاتی ہے میرے گوشہ دل مین

اور کیا چاہیئے اب عشق مین اے دل مجھکو
اور سے پہلو مین بٹھایا سر محفل مجھکو

سب مین سنتا ہون جو سنتا ہے مرا دل مجھکو
کوئی دیوانہ بتاتے کوئی غافل مجھکو

کل شب ہجر عجب طرح بسر کی مین نے
دل کو مین روتا رہا اور مرا دل مجھکو

دوست احباب نہین اپنے شریک غم مین
پوچھتا کون ہے اس حال مین اے دل مجھکو

جوش پر اپنی جوانی ہے خدا خیر کرے
کہین آفت مین پھنسائے نہ مرا دل مجھکو

سخت جانی سے مری موج نہ آجائے کہین
اب نہ تکلیف کرو چھوڑ دو بسمل مجھکو

بحر الفت مین لگایا د ہین غوطہ مین نے
موج نے پھینک دیا جب لب ساحل مجھکو

میری دیوانگی عزت مجھے دکھلائے کچھ
قیس و فرہاد کہین مرشد کامل مجھکو

مین کئے جاؤن گا ہر وقت سوال وصلت
آپ دیوانہ کہین یا کہین عاقل مجھکو

بھول جاؤن مین ابھی ہجر کے صدمے سارے
اک نظر دیکھ لے وہ مہر کامل مجھکو

خو نہین آیا یہان مین جو نکالا جاؤن
آپ ہی نے تو کیا بزم مین شامل مجھکو

پہلوے غیر مین بیٹھے ہو جلا شکوہ مرے
یاد کرتے ہو اسی سے سر محفل مجھکو

تو گرفتار بلا ہون مجھے معلوم نہین
کوئی بتلا دے ذرا عشق کی منزل مجھکو

کوچۂ یار مین جس وقت مین تڑپا جا کر
کوئی مضطر مجھے سمجھا کوئی بسمل مجھکو

ایک بوسہ بھی نہ قیمت مین دیا کیا کہنا
مفت نہین بیچتا ہون پھیر دو اپنا دل مجھکو

خواب مین آکے گلے سے وہ لگے ہین اپنے
بعد مدت کے ملا آج مرا دل مجھکو

کسطرح ہے وہ کہان ہے یہ بتاؤن کیونکر
آہ معلوم نہین کچھ خبر دل مجھکو

یہ جنون حد سے سوا ہو گیا میرا احسن
قیس بھی کہنے لگا مرشد کامل مجھکو

کہتے ہین حسن دیا جب سے خدا نے ہمکو
سیکڑون آتے ہین جانباز ستانے ہمکو

وہ یہان آئین گے اب تیغ لگانے ہمکو
مژدہ تازہ یہ سنایا ہے قضا نے ہمکو

حسن کے جلوے تھے منظور دکھانے ہمکو
اسلیے دہر مین بھیجا ہے خدا نے ہمکو

آگیا اپنا مسیحا یہ بڑی خیر ہوئی
ورنہ لقمہ تو بنایا تھا قضا نے ہمکو

اے نکیرین علی آئینگے تو کہدین گے
کچھ فرشتے ابھی آئے تھے جگانے ہمکو

میری بالین پہ اجل آئی تو ہین یہ سمجھا
قاصد یار یہ آئے ہے بلانے ہمکو

ترچھی نظرون سے مجھے دیکھ کے وہ کہتے ہین
تیر اسطرح سے آتے ہین لگانے ہمکو

دست رنگین کی قسم کھا کے مین کہتا ہون صنم
نیم بسمل کیا اس دزد حنا نے ہمکو

انکھین دو چار نے لوٹا ہے خدا شاہد ہے
ناز و انداز نے اور شرم و حیا نے ہمکو

کاٹ لو شوق سے لو سر بھی جھکایا احسن
تیغ سے آئے ہو کیا خوب ڈرانے ہمکو

درد دل ہوتا ہے گہ درد جگر ہوتا ہے
اسی آفت میں مرا وقت بسر ہوتا ہے

چپکے چپکے وہ مجھے یاد کیا کرتے ہیں
دل ہی دل میں مری آہونکا اثر ہوتا ہے

آرہے ہیں وہ عیادت کو مریض غم کی
آج آباد یہ اجڑا ہوا گھر ہوتا ہے

یاد کر لیتے ہیں رہ رہکو وہ اکثر مجھکو
سچ کہا ہے کہ محبت میں اثر ہوتا ہے

بزم عشاق میں فرماتے ہیں مجھسے ہنسکر
کہیے کسطرح زمانہ یہ بسر ہوتا ہے

حسرتیں اٹھتی ہیں صف باندہکر بہر تعظیم
دل میں جب ناوک مژگان کا گذر ہوتا ہے

جان پروانون نے دی شمع ہوئی جلکے تمام
چاک اس غم سے گریبان سحر ہوتا ہے

فاتحہ تربت عاشق پہ وہ پڑھ دیتے ہیں
جب کبھی گور غریبان میں گذر ہوتا ہے

اور بڑھتا ہے مرے دل میں فغانونکا خیال
وہان ظلم و ستم و جور اگر ہوتا ہے

ہوکے بیتاب نکل آتے ہیں گھر کے باہر
میری آہون کا اب اتنا تو اثر ہوتا ہے

ہاتھ رکھدیتے ہیں سینے پہ تسلی کے لیے
میری بیتابی دل کا یہ اثر ہوتا ہے

کچھ نہ پوچھو ستم ایام جوانی مفتون
یہ زمانہ بھی مصیبت میں بسر ہوتا ہے

لکھا ہے خط شوق جو دلبر کے واسطے
قاصد کو دے رہا ہون پیمبر کے واسطے

احوال کس سے بلبل دل کا کرون بیان
بیچین ہے یہ ایک گل تر کے واسطے

بخشے گا مجھکو کیون نہ خدا وہ کریم ہے
حیدر دو نگا اُس کو شفیع محشر کے واسطے

بلواؤ جلد سوئے نجف مجھکو یا علی
دیتا ہون تمکو عابد مضطر کے واسطے

کچھ داغ دل اُسے بھی عنایت ہون جان جان
مفتون بہت تڑپتا ہے ابوذر کے واسطے

الٰہی خیر کرنا عشق کی منزل پریشان ہے
ادہر ہے اضطراب دل ادہر قاتل بھی حیران ہے

سنا نالہ جو کرتے مجھکو غیرون سے یہ فرمایا
وہی آواز ہے یہ جس سے میرا دل پریشان ہے

نگاہ ناز نے مقتل بنا رکھا ہے عالم کو
کوئی دم توڑتا ہے اور کوئی بسمل پریشان ہے

نگولا جب کوئی اٹھا صبا صحرا سے چلائی
غبار قیس تھم جا پردۂ محمل پریشان ہے

تمنا ہے پھر ہو وصال یار اے مفتون
کہ اُنکے ہجر میں اپنا دل بسمل پریشان ہو

تونے وہ شکل میری جان بخدا پائی ہے
جس نے دیکھا ہے تجھے وہ ترا شیدائی ہے

آج خنجر بکف آئے ہین سرِ مقتل وہ
دیکھنا یہ ہے کہ کس کس کی قضا آئی ہے

باغ ہے یار ہے اور ابر بھی ہے اے ساقی
مئے گلرنگ پلا جلد بہار آئی ہے

وصل مین اونکی نگہ کا نہ تلون پوچھو
کبھی چھپی کبھی بگڑی کبھی شرمائی ہے

تیغ ابرو سے کیا یار نے گھائل مجھکو
پھر اٹھین یا تو ن یہ دعوائے مسیحائی ہے

سیر تو یہ ہے کہ وہ سیرِ چمن کو نکلے
اور اک خلقِ خدا اونکی تماشائی ہے

ذکر جب وصل کا کرتا ہون تو وہ کہتے ہین
اب یہ معلوم ہوا تیری قضا آئی ہے

کیا کسی غنچہ دہن نے ہے کیا یاد مجھے
بوئے گل لیکے جو تربت پہ صبا آئی ہے

سنکے فریاد مری یار کا کہنا محسن
کوئی پوچھے تو یہ کس ماہ کا شیدائی ہے

مصیبت اپنی کسی کو سنا نہین سکتے
گذر رہی ہے جو دل پر بتا نہین سکتے

نگاہِ یار سے اس دل کو اے ہمدم
ہزار چاہین بچانا بچا نہین سکتے

وہ بدنصیب ہون دنیا مین جسکی قسمت کو
فرشتے چاہین جگانا جگا نہین سکتے

کیے ہین گو کہ مسیحا نے سیکڑون زندہ
تمہارے کشتے کو وہ بھی جلا نہین سکتے

یہ جانتا ہون کہ ہین آنکے منھ چڑھے لیکن
رقیب خاک مین مجھکو ملا نہین سکتے

کیا نہ زیست مین کچھ ہاے ہمنے نیک عمل
خدا کو حشر مین صورت دکھا نہین سکتے

مین آنکے جانے کو قتل گہہ مین کہتا ہون
وہ میرے خون کا دریا بہا نہین سکتے

نہ عشق یار سے کر منع ہمکو اے ناصح
کہ سرنوشتِ مقدر مٹا نہین سکتے

شبِ وصال وہ تیور بدل کے کہتے ہین
گلے سے تم ہمین ہرگز لگا نہین سکتے

نظارۂ رخِ زیبا کرین کہان یہ مجال
ہم آفتاب سے آنکھین لڑا نہین سکتے

مقابل اونکے بھلا ماہ ہو کہان محسن
مثال آن سے کسی کی ملا نہین سکتے

تمہاری تیغ سے ایسی ادا نکلتی ہے
کہ دم کے ساتھ ہی دل سے دعا نکلتی ہے

جو انکی تیغ کرتے ذرا نکلتی ہے
بدن سے جان دہن سے دعا نکلتی ہے

[illegible]
[illegible] وفا نکلتی ہے

روا ہے آپ جو کچھ ظلم کیجے ہم پر
ہمارے منہ سے تو ہر دم دعا نکلتی ہے

چھپے ہوئے جو وہ بیٹھے ہین اپنی چلمن مین
دبی ہوئی مری آہ رسا نکلتی ہے

وہ قتل کرکے مجھے ناز سے یہ کہتے ہین
ہماری تیغ سے تیری قضا نکلتی ہے

خدا نظر سے بچائے ہمارے قاتل کو
دہان زخم سے پیہم صدا نکلتی ہے

کبھی تو گور غریبان مین آئین وہ محسن
ہماری قبر سے پیہم صدا نکلتی ہے

تیری جو تیغ کمر سے ذرا نکلتی ہے
بشر تو کیا ہے قضا کی قضا نکلتی ہے

کسی کے ناز سے طرفہ ادا نکلتی ہے
وفا سے ظلم جفا سے وفا نکلتی ہے

ترا ستم بھی ہے بیمثل تو بھی یکتا ہے
تری جفا سے غضب کی ادا نکلتی ہے

فلک کو تھام لو اے حاملان عرش برین
ہمارے دل سے اب آہ رسا نکلتی ہے

چڑھاتے منہ بھی ہین شوخی سے خود بگڑتے ہین
اسی ادا سے ستم کی ادا نکلتی ہے

جو اُن سے وعدہ خلافی کا شکوہ کرتا ہون
تو ہنس کے کہتے ہین کس کی خطا نکلتی ہے

ہوا ہی خون دل زار کیا ستمگر دون
شفق جو سرخ برنگ حنا نکلتی ہے

پہن کے سرمئی کپڑے ہمارے ماتم مین
نیام چشم سے تیغ ادا نکلتی ہے

کسی کے جور سے ہوتا ہے خوش کوئی غمگین
کسی کے دل سے کسی کو دعا نکلتی ہے

اُس آفتاب سے رخ کو چھپائے خاک نقاب
حجاب ابر سے چھپ کر ضیا نکلتی ہے

خبر لو جاتی ہے میت تمہارے کوچہ سے
رقیب خوش ہین کہ گھر سے بلا نکلتی ہے

چمن مین اڑکے بگولے لپٹنے لگتے ہین
گلون سے مل کے جو باد صبا نکلتی ہے

ہماری قبر پہ ٹھوکر لگا کے فرمایا
اسی مقام سے بوئے وفا نکلتی ہے

کسی کی شرم سے ہوتا ہے خون ارمان کا
حیا کے پردے مین چھپ کر قضا نکلتی ہے

کتاب عشق محسن کھول کر ذرا دیکھو
مریض ہجر کی کوئی دوا نکلتی ہے

یون تو قابو مین بھلا کب دل زار آتا ہے
ہان سمجھے دیکھ کے کچھ تو قرار آتا ہے

موت آتی ہے نہ فرقت مین قرار آتا ہے
اتنی امید پہ جیتے ہین کہ یار آتا ہے

ہون وہ بیتاب کہ ثانی نہین کوئی میرا
برق جس شکل سے تڑپے بیقرار آتا ہے

ہائے کس ناز سے کہتا ہے سر قبر کوئی
میرے مجنون مجھے اب تجھپہ پیار آتا ہے

میرے مرنیکا نہین ہے اگر اسکو صدمہ
ابر روتا ہوا کیون زار و قطار آتا ہے

فتنۂ حشر ہے یا برق ہے یا شعلہ ہے
یا کوئی ماہ جبین سوے مزار آتا ہے

صورت برق جو پہلو مین طپیان ہے ہر دم
دل مضطر تجھے کس وقت قرار آتا ہے

دشت غربت مین قدم رکھتا ہون جب اے محسن
پیشوائی کو مری گرد و غبار آتا ہے

خود بخود لاش نہین زیر کفن ہلتی ہے
دل جو بیتاب ہے تو ہر رگ تن ہلتی ہے

کیا وہ ٹھوکر سے جلاتے ہین کسی مردیکو
کیون زمین آج تہ چرخ کہن ہلتی ہے

نئے انداز سے وہ قتل کو آئے ہین مرے
جنبش ابرو کو ہے ماتھے کی شکن ہلتی ہے

خوش خرامی نے کیا کس کی یہ محشر برپا
کہ شجر جھومتے ہین شاخ چمن ہلتی ہے

روح گھبرائی ہے میری قفس خاکی مین
تیری شمشیر جو اے رشک چمن ہلتی ہے

اسقدر نالے نہ کر بلبل شیدا اب تھم جا
کہ شجر گرتے ہین دیوار چمن ہلتی ہے

ہے یہ انداز نیا اور نرالی ہے ادا
اوڑھتے ہین جو دوپٹہ تو کرن ہلتی ہے

آج گلشن مین عجب ہمنے تماشہ دیکھا
گدگداتی ہے صبا شاخ چمن ہلتی ہے

عہد پیری مین کسے زیست کی امید محسن
منہدم ہونے کو دیوار کہن ہلتی ہے

عارضی حسن ہے ایجان رہے یا نہ رہے
چار دن کا ہے یہ مہمان رہے یا نہ رہے

جان ہم عشق و محبت مین کبھی دینگے
کہے دیتے ہین تمہین دھیان رہے یا نہ رہے

بزم عالم مین بسر لطف سے کر آج اے دل
کل خدا جانے یہ سامان رہے یا نہ رہے

آج پیغام وصال انکو مین دونگا جاکر
چاہے اب اس مین میری جان رہے یا نہ رہے

وعدۂ وصل کو وہ بھول نہ جائین یارب
ابھی کس مین ہم انھین دھیان ہے یا نہ رہے

ترک اب عشق و محبت کو کیا ہے مینے
دل مین چاہے کوئی ارمان رہے یا نہ رہے

باز آئینگے نہ ہم عشق بتان سے محسن
دل رہے یا نہ رہے جان رہے یا نہ رہے

چشم نم یون کوچۂ جانان مین ہم ہر دم رہے
جس طرح باغ جہان مین قطرۂ شبنم رہے

روتے روتے ہجر مین کیا جانے کیا یاد آگیا — کچھ مژہ پر قطرۂ ہاے اشک اگر تھم رہے
خون ناحق کی شہادت کے لیے کافی ہو یہ — دامن قاتل پہ جو دھبے لہو کے جم رہے
سامنے میرے ہی وہ جاتے ہین بزم غیر مین — اللہ واسے ضبط مجھکو کب تاسکا غم رہے
آج اس انداز سے وہ آے قتل عام کو — تیوری بدلی رہی روٹھی رہی برہم رہے
حشر کے دن امتحان پیش خدا دونون کا ہے — لطف ہے اونکی جفا میری وفا سے کم رہے

یہ دعا ہے داور محشر سے اپنی اے حسن
ہو غم حسین دنیا مین اگر کچھ غم رہے

یہ طرز گفتگو اکثر ہے پیغام قضا لائی — تمہاری خوش بیانی نخوت میری بلا لائی
شمیم زلف جو گلزار مین باد صبا لائی — گلون کی جان بخشی کی بہار جانفزا لائی
یہ کیا صدمہ ہوا گل کو کسی گلچین کی ہاتھون سے — یہ نالہ کیون زبان پر عندلیب خوشنوا لائی
کسی کو جان سے مارا کسی نیجان چھوڑا — نرالا رنگ مقتل مین کوئی تیغ ادا لائی
جگر پکڑے ہوئے وہ دونون ہاتھون سے چلا آیا — شب فرقت مین بس تاثیر یہ آہ رسا لائی
تمنا ہے جدا ہو سر تمہارے دست نازک سے — مجھے مقتل مین جو کھینچے ہوئے میری قضا لائی
کوئی زخمی کوئی بسمل کوئی تڑپا کوئی لوٹا — تمہاری جنبش ابرو نیا رنگ جفا لائی
ہوے شاداب گل سرسبز ہے باغ عالم کے — نسیم صبح یہ کیسی بہار پر فضا لائی
یہ شوخی دیکھیے رنگ حنا کی دست قاتل مین — کہ خون عاشق جانباز کا دریا بہا لائی
وہ خود آئین گے یا مجھکو بلا یا اپنی خلوت مین — بتا دے سچ سچ اے باد صبا پیغام کیا لائی
وہ غمگین ہو گئے سنکر مری نالونکو فرقت مین — قیامت اور سر پر مری آہ رسا لائی

خیال زلف ہی کیا کم تھا مجھ لاغر کو اے حسن
شب فرقت جو میرے سر پہ اک تازہ بلا لائی

آئے بن بن کے جو محفل مین سنور نیوالے — مرگئے اور بھی یہ دیکھ کے مرنیوالے
ناز سے کہتے ہین یہ قتل کے کرنیوالے — مرے کوچہ مین نہ آئین کبھی مرنیوالے
خواہش وصل بیان کر گئے کرنیوالے — آج کچھ بھی نہ ڈرے آپ سے مرنیوالے
حور جنت کی مبارک تمہین واعظ ہم تو — محو حوران بہشتی کے ہین مرنے والے
حسرت دید مری اسنے بیان کر دیا — ہاے کس یاس سے یہ کہہ گئے مرنیوالے

نزع مین بھی نہ ذرا آئے عیادت کیلئے
حسرت دید لئے جاتے ہین مرنے والے

یار کو عذر نزاکت نہین آنے دیتا
اور کچھ دیر کے مہمان ہین مرنیوالے

دلکی خواہش ہوا نکلین جان بھی جائے ہمہی
ایسی باتون سے کوئی اور ہین ڈرنیوالے

بند مجرم نہ کسو زور سے سمجھو تو ذرا
کہین روکے سے بھی رکتے ہین ابھرنیوالے

کوچۂ یار مین بیخوف و خطر جاتے ہین
عاشق زلف نہین موت سے ڈرنیوالے

سرفروشون کا ہوا انبوہ خبر ہے تجھکو
تیغ کھینچے ہوئے مقتل مین گذرنیوالے

آئینہ انکو دکھا کر مین یہ کہتا ہون مِشن
دیکھئے سامنے بیٹھے ہین مکرنیوالے

گڑگئے زیر زمین کہکے یہ گڑنیوالے
قبر پہ روٹھنا آکے بگڑنیوالے

ہم تو پہلے ہی سے بیٹھے ہین منانے کیلئے
اک ذرا آئین تو خلوت مین بگڑنیوالے

غصہ کہتا ہو کہ اک ہاتھ مین ہو کام تمام
نازکی کہتی ہے تھم جائین بگڑنے والے

آج بوسے لب نازک کے لیے بے گنتی
اور بگڑا ہی کئے خوب بگڑنے والے

آج کیا میری دعاؤن نے اثر دکھلایا
ابتو کچھ خوش نظر آتے ہین بگڑنے والے

کہتے ہین دل میرے تلوون سے ملو تم اچھا
اتنی سی بات پہ بگڑے ہین بگڑنیوالے

یہ مزا لطف سنانے مین کہین کہتا ہون
پھر بگڑ ناز سے اور میرے بگڑنے والے

نہ تڑپتا دل مضطر کہین زنہار یہان
میرے پہلو ہی مین بیٹھے ہین بگڑنیوالے

وصل کی شب بھی نصیبا نہ جاگا مِشن
آج بھی روٹھ گئے ہمسے بگڑنیوالے

تمکو خلوت مین اگر لائی ہے قسمت میری
میری جان قتل سے نکل جائیگی حسرت میری

ہجر مین لب پہ اثر ہو گئی حالت میری
[illegible] اجل [illegible] کے صورت میری

تمکو دیکھا تمہین چاہا ہے کسی کو نہ ایا
دل میرا آنکھ مری اور طبیعت میری

نہ شکایت ہو کسی کی نہ گلہ ہے تیرا
باعث غم ہے یہ کمبخت محبت میری

لوٹتا ہے خوب مزے وصل تمہارے ایدل
غیر کے گھر مین ہی مہمان شب وقت میری

وصل کا ذکر کسی سے بھی نہین مین کرتا
آپ شرماتے ہین کیون دیکھکے صورت میری

حشر مین کوئی نہ پہچانیگا واللہ تجھے
آنکھ رقت مین بدل جائیگی صورت مری

شب بھی پوری نہ ہوئی تھی کہ سحر آ پہونچی
اے فلک تجھسے نہ دیکھی گئی عشرت میری

کس طرح عیش میسر ہو جہان سے دشمن
باعث رنج وہی عام ہے راحت میری

تیری فرقت مین ہو دفع تصور تیرا
تیری تصویر ہو زینت وہی خلوت میری

ناصحا صبر کرون خاک بھلا فرقت مین
زور ہے دلپہ نہ قابو مین طبیعت میری

چل کے صحرا کو اب آباد کرونگا مین بھی
جوش پر عشق ہے زور و نپہ ہے وحشت میری

تری تصویر خیالی کا مزا لوٹونگا
شامل عیش رہیگی شب فرقت میری

واہ کیا دن تھے کہ جب وصل تھا اُس گلبدن
رنج سے آج مبدل ہوئی راحت میری

خود بخود جھکتا ہے سرو تیغ ادا کے سامنے
بس نہین چلتا ہے کچھ اپنا قضا کے سامنے

رو برو سے غیر کیا کیا آشنا کے سامنے
بیمروت تو ہے کہدونگا خدا کے سامنے

دیکھ لو آنکھو نسے تم مجھکو بلا کے سامنے
دل سپر ہو جائیگا تیغ ادا کے سامنے

اسطرح عاشق ہین سب اُس مہ لقا کے سامنے
جسطرح تارے ہین شمس الضحا کے سامنے

ناز و انداز و ستم جور و جفا کے سامنے
جا تمن کرتا ہوئین کس کس بلا کے سامنے

وصل مین بھی وہ ستمگر چال ہمسے کر گیا
قصۂ فرقت سنا شب بھر بٹھا کے سامنے

قتل کے پہلے زبان کاٹی ستمگر تو نے کیون
مین اشارونمین کہونگا سب خدا کے سامنے

مجھ نحیف و ناتوان پر ظلم اتنا اے فلک
یہ تو بتلا دے کہیگا کیا خدا کے سامنے

منھ سے نکلیگی اگر پہونچیگی یا رب عرش تک
دست بستہ ہے اثر حاضر دعا کے سامنے

ہوش مین آؤ ذرا اے ناصحو بکتے ہو کیا
تذکرہ اپنی وفا کا بیوفا کے سامنے

عشق مین اُس کاکل خمدار کے اے دل ہمین
دیکھیے کرنا پڑین کس کس بلا کے سامنے

جب کہا مر جاؤنگا فرقت مین شوخی دیکھیے
رکھدیا ظالم نے اک خنجر اٹھا کے سامنے

جب کمان چشم سے نکلا کوئی تیر ستم
حضرت دل ہو گئے خود تلملا کے سامنے

کیا مزا محشر مین آیا ہمکو وقت بازپرس
وہ ہمارے سامنے تھے ہم خدا کے سامنے

اپنی یکتائی کا دعوی آپ باطل کر دیا
آئینہ کیون رکھلیا تمنے اٹھا کے سامنے

یاد تو کچھ بھی نہین کل محفل اغیار مین
کہہ گئے ہم کیا بت نا آشنا کے سامنے

شوق سے کہڈالئے جو آپکے دل مین ہو بات
ہو گئے خاموش کیون مجھکو بلا کے سامنے

آنکھ کے ابرو کا اشارا ہے سرِ مقتل یہی — کیون چلے آتے ہین سب تیغ قضا کے سامنے
شوق سے آئین چھپا کر رو دی افسردہ بیان — دیکھیو انکا حشر مین آنکھ خدا کے سامنے

میرے شکوون سے انھین انکار ہوگا حشر مین
دل لگی ہوگی عجب یارو خدا کے سامنے

تمت

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر جناب خواجہ محمد عبد الرؤف صاحب عشرت لکھنوی استاد مصنف

واہ کیا دیوان ہے صلّ علےٰ — جس سے روشن ہے طبیعت کا کمال
کس غضب کی شوخیان ہین نظم مین — ہر ادا جسکی انوکھی بے مثال
ہر غزل ہے واقعی جان سخن — شاہدِ مضمون پری رو خوش جمال
شعر ہے یا سچے موتی کی لڑی — مصرعہ نو باغ معنی کا نہال
بہرِ سال طبع ہاتف نے کہا — لکھ بہارِ گلشنِ نازک خیال

۲۷ ۱۳ھ

تاریخ مصنف

ہمنے اپنے مختصر دیوان کو — کر دیا ہے آج نذرِ اہلِ فن
دل کے بہلانے کا ہے یہ مشغلہ — باغ خوش تاریخ ہے اسکی متن

۱۹۰۶ء

قطعہ تاریخ از نتیجہ افکار جناب سید مصطفےٰ حسین صاحب فائق عرف پیارے صاحب تمکین لکھنوی خلف جناب سید احمد حسین صاحب شاعر احمد گرامی تلمیذ لکھنوی

فی الحقیقت کلام بے مثل است — قابل دید پر ستین جہان
بے نظیر است ہر غزل ہر شعر — رشک بدر منیر این دیوان
عیسوی سن ہمین بگفت مبین — نظم شد حال عاشق جانان

۱۹۰۶ء

قطعہ تاریخ از نتیجہ افکار شاعر شیرین گفتار جناب مرزا سجاد علیخان صاحب عرف للہ صاد دلم لکھنوی برادر مصنف

نقطہ ہر اک کلی ہے ہر اک لفظ پھول ہے — دیوان تازگی مین ہی غیرت دہِ چمن
ہے روے آسمان سے تاریخ [illegible] — [illegible]

کتب خانۂ تجارت
ہمارے کتبخانہ میں ہر قسم کی کتابیں اُردو فارسی عربی کفایت اور رعایت سے
ملتی ہیں بازاری قیمت اور فہرستی دام نہیں لئے جاتے ہیں اور کمیاب کتابیں تلاش کر کے
روانہ کیجاتی ہیں تاجروں کے ساتھ ہر قسم کی رعایت کیجاتی ہے فرمایش کے خلاف کوئی کتاب
روانہ نہیں ہوتی ایکمرتبہ فرمایش بھیجکر بمقابلہ دوسرے تاجروں کے ہماری مال کا اندازہ کیجئے تو شاید آپکو ہماری
دوکان سے مال منگوانے پر مجبور ہونا پڑے مال کی عمدگی دام کی کفایت معاملہ کی صفائی کمیاب
کتب کی بہمرسانی قلمی اور شاہی کتابوں کی موجودگی ہماری طرف خریدار کو رجوع ہونے کی
سفارش کرتی ہیں۔
نیاز
خواجہ محمد عبد الرؤف عشرت تاجر کتب چوک لکھنؤ
نظر کرم
ہمارے کتبخانہ میں جملہ قسم کی کتابیں عربی فارسی اُردو ناگری جدید ناول قصص وغیرہ
فروخت ہوتے ہیں جن حضرات کو ضرورت ہو سرفراز فرمائیں۔
نظر لطف گر اید ہر بیکس پہ
کچھ اس در پر حقیر کو دیجئے
ہے خریدار سے یہ عرض ہمیں
جو جو مرغوب طبع ہو لیجئے
نیاز
سید مرتضیٰ حسین عرف پیارے صاحب